دابۃ الارض

اہلِ عالَم میں یہ بات مشہور ہے
ایک ارضِ مقدّس کے فرماں روا
اور خدا کے نبیؑ
اِک عصا کے سہارے کھڑے تھے کہ جب
اُن کے دنیا سے جانے کا وقت آ گیا
اور کچھ روز میں
گُھن کا کیڑا پھر اُن کا عصا کھا گیا
جس سے وہ گر گئے
تب ہی جنّات کی چند سرکش مگر بیڑیوں میں پھنسی کام کرتی ہوئی ٹولیوں پر کُھلا
غیب کا عِلم ہوتا انہیں گر تو وہ بے بسی، بے کسی سے یہ بیگار ہرگز نہ کرتیں کبھی

https://emadahmad.com/

اہلِ عالَم میں یہ بات مشہور ہے
جب سلیمانؑ نبی اِس جہاں سے گئے، مدتوں اُن کی رحلت پہ پردہ رہا
پھر بہت دن ہوئے
دابۃ الارض۔ دیمک کے کیڑے تھے جو۔ وہ عصا کھا گئے
جس کو ٹیکے کھڑے تھے سلیمانؑ نبی
جب سلیمانؑ گرے
تب ہی جنّات پر راز کُھلنے لگے
وہ بھی اب شاد ہیں
پھر سے آزاد ہیں

بات بَنتی نہیں، جوڑ جُڑتے نہیں
اِس کہانی کے سارے سرے ایک دوجے سے ملتے نہیں
کس طرح، کتنے دن اِک عصا کے سہارے کھڑا جسم
جنّات تو کیا کسی آدمی تک نے دیکھا نہیں
حال پوچھا نہیں
روز و شب کے گزرنے پہ بھی ایک انساں نے احوال پوچھا نہیں

https://emad-ahmad.com/

اِس کی تہہ میں یقیناً کئی راز ہیں
بات میں درحقیقت کچھ اَسرار ہیں

اب ہزاروں برس بعد دنیا کے نقشے کو دیکھیں تو اَسرار کُھلتے ہیں کچھ
ڈیڑھ صدیوں میں دنیا کا منظر بہت سے سیاسی، سماجی، معاشی حوالوں سے جُڑ
کر بَنا ہے انہیں دیدۂ قلب سے دیکھئے تو پرانے نئے سارے ادوار سینے پہ
کُھلتے ہیں کچھ
اِس زمانے میں آ کر پرانی کہانی کے سارے سرے ساتھ جُڑتے ہیں کچھ

https://emad-ahmed.com/

ہم جو زندہ ہیں اِس آخری دور میں
آخری دور جو نسلِ آدم کی تاریخ کو دائرے میں گھما کر، سبھی رُخ دِکھا کر
گزر جائے گا
تب ہی انساں مکمل سفر کو سمجھ پائے گا
آخری دور جو اپنے ماخذ میں پہلے کی ضد بھی ہے اور اُس کی تصویر بھی
حق و ناحق کی تعبیر و تشریح و تقدیر و تحریر بھی
آخری دور جو یہ بتائے ہمیں

نسلِ انساں نے اپنا سفر اب مکمّل کیا
حق نے ناحق پہ اپنا تسلّط ہمیشہ ہمیشہ کو حاصل کیا
آج اِس آخری دور میں بات کُھلتی ہے یہ
دابۃ الارض میں اور سلیمانؑ نبی کے عصا میں بھلا کون سا راز تھا
یہ تحیّر سے پُر واقعہ کس حقیقت کا غمّاز تھا

ہم پہ کُھلتی ہے اَسرار کی داستاں
اِس کہانی کے جُڑتے ہوئے کچھ نشاں
ایک ارضِ مقدّس سے چلتی ہوئی
داستاں کیوں فریب و دجل تک گئی
بات صدیوں سے دن، دن سے پَل تک گئی
تب کہانی کے سب رُخ عیاں ہو گئے
راز جتنے نہاں تھے بیاں ہو گئے

https://emad-ahmed.com/

دابۃ الارض دیمک کے کیڑے نہیں
جو عصا کھا گئے تو سلیمانؑ جو اُس کے سہارے کھڑے تھے وہ گرنے لگے

اور نہ ایسا ہوا مدّ توں جسدِ خاکی عصا کے سہارے کھڑا رہ گیا
اور عصا گر گیا تو خدا کے نبیؑ اُس سے گرنے لگے

درحقیقت سلیمانؑ کی وہ عصا
اُن کے رب کی عطا
اِس لئے تھی کہ جو اُس کا حامل بنے
وہ مکمّل حکومت کے قابل بنے
اُس کو جن و بشر، طائر و جانور، حاملِ خیر و شر پر قیادت ملے
وہ عصا جب تلک اُن کے ہاتھوں میں تھا
سرکشی پر تلے دیوصفت سارے جن
اُن کی قوت میں تھے
اُن کی طاقت میں تھے

اُس عصا کے شکنجے میں جکڑے ہوئے جن زمان و مکاں سے کٹے
زندگی کے سبھی ضابطوں سے ہٹے
ٹولیوں میں بٹے

https://emad-ahmad.com/

صرف اُس کے اثر میں شب و دن کی کاوش میں مصروف تھے
اپنے مغلوب ہونے سے منسوب تھے
اُن کی آنکھوں میں، سوچوں میں، احساس میں یہ حقیقت بسی تھی
عصا تھام رکھا ہے جس ہاتھ نے
وہ جو چاہے تو اُن کو بڑے سے بڑے جبر میں ڈال دے

ایک تاریک شب کو سلیمانؑ نے
جاگتی آنکھ سے خواب دیکھا کوئی
خواب میں اِک جسد
روح کے بِن بدن
اُن کے تختِ حکومت پہ بیٹھا ہُوا
بے مہر، بے دیانت زمانوں کی بنیاد رکھتا ہُوا سامنے آ گیا
اُس شبیہِ جسد نے رسولِؑ خدا کو بہت غم دیا
اُن کے بعد ایک ایسا بھی دور آئے گا
جس میں اُن کے ہی تختِ حکومت پہ دھوکہ، فریب اور دجل بیٹھ جائے گا اِس
سوچ سے اُن کی راتوں کی نیندیں ختم ہو گئیں

https://emad-ahmad.com/

اپنے ہیکل سے منسوب کُل کی امیدیں بھی کم ہو گئیں
وہ سمجھنے لگے اُن کے بعد اِس حکومت کی خواہش زمانے کو کس رخ پہ لے
جائے گی
سو چنے یہ لگے اُن کے بعد اِس حکومت کا حامل کوئی بھی نہیں بَن سکے
وہ نظامِ حکومت جو اللہ کے عدل پر چل رہا ہے وہ دجّال کے حکم پر مت چلے
سوانہوں نے خدا سے بہت التجا سے دعا مانگ لی، میرے رب
مجھ کو ایسی حکومت عطا کر کہ جو میرے بعد اور کوئی نہ حاصل کرے
یہ دعا رب تعالیٰ نے منظور کی
ایک ارضِ مقدّس کی بنیاد پر ایک دھوکے کا سکہ نہیں چل سکے
لوحِ تقدیر میں یہ رقم ہو گیا
خوف کم ہو گیا

https://emad-ahmad.com/

پر جسد نے بھی اِک چال چلنی ہی تھی
جب سلیمانؑ دنیا سے واپس گئے تو عصا پر جسد کا تسلّط ہوا
اور دجّال دنیا میں داخل ہوا
اور وہ جن جو عصا کے اثر میں مسلسل گرفتار تھے

آج تک وہ اِسی سوچ میں رات دن کارِ بے کار کرنے میں مصروف ہیں
اپنی بیگار کرنے میں مصروف ہیں
آج بھی وہ جسد
اُس عصا کے سہارے، بہت کچھ سمیٹے کھڑا ہے مگر
اب بہت جلد یہ راز کُھلنے کو ہے
ایک نوری حقیقت کا حامل عصا
ایک جعلی مسیحا کے ہاتھوں میں گُھلتا چلا جا رہا ہے
کوئی دن میں گُھل جائے گا

دابۃ الارض دیمک کے کیڑے نہیں جو عصا کھا گئے
یہ وہ منفی توانائی ہے جو جسد اپنے اندر بھرے سامنے آئے گا
یہ ہزاروں برس میں توانا ہوئی ہے مگر اب ہماری نگاہوں میں ہے
پچھلے سو سال میں جو سماجی تنزل ہوا ہے یہ اُس کی صداؤں میں ہے
یہ سیاسی اصولوں، معاشی رویوں
یہاں تک کہ اب تو ہماری بدلتی غذاؤں میں ہے
بستیاں جو قیامت سے پہلے لٹیں گی یقیناً یہ اُن کی سزاؤں میں ہے

https://emad-ahmad.com/

اب تو یہ حال ہے جیسے پانی میں، برقی توانائی میں
چار جی، پانچ جی کی ہر اک سمت پھیلی شعاؤں میں ہے
اِن ہواؤں میں ہے، اِن فضاؤں میں ہے
یہ توانائی اب ایسی لہروں میں ضم ہے جو فطرت کو کھا کر فنا کر سکیں
اِن ہواؤں میں اڑتے پرندوں کو یکسر زمیں بوس کرنے کے قابل ہے یہ
شہد کی مکھیاں جن کے اوپر وحی ہے کہ راہوں میں چلتی رہیں بے خطر
اُن کو رستہ بھلانے پہ قادر ہے یہ
اب تو ہر اہلِ ایماں پہ ظاہر ہے یہ

اب ہواؤں، فضاؤں، صداؤں، غذاؤں میں پھیلی ہوئی
یہ توانائی اجسام کا نور گُھن کی طرح کھا رہی ہے، مگر
اِس صدی، اِس زمانے سے روحانیت کو مٹاتی چلی جا رہی ہے، مگر
نسلِ آدم کو روحوں سے عاری جسد ہی بناتی چلی جا رہی ہے، مگر
وہ جسد چاہے جتنی بھی کوشش کرے
اب وہ اپنی ہی قوّت سے ٹکرائے گا
دابۃ الارض آخر عصا کا وہ اِک معجزانہ تشخّص بھی کھا جائے گا

https://emad-ahmad.com/

اور جنّات بھی یہ سمجھ جائیں گے وہ اگر غیب کا علم رکھتے کہیں
تو ہزاروں برس اِس قدر ذلت آمیز کاموں میں ہرگز نہ پھنستے کبھی

آج مغرب سے سورج نکل بھی چکا
دابۃ الارض شہروں میں پھر بھی چکا
ایک دن، اب بہت ہی قریب آ لگے ایک دن
نسلِ انساں کی تاریخ کا آخری معرکہ آئے گا
یہ فریب و دجل کا زمانہ ہی ڈھل جائے گا
پہلے ارضِ مقدس میں، پھر ساری دنیا میں مشرق سے سورج نکل آئے گا
ہر معاشی، سماجی، سیاسی عمل
اُس جسد اور اُس کے بنائے ہوئے
عارضی ضابطوں سے نکل جائے گا
جھوٹ کا دور انساں کی تاریخ سے یوں پھسل جائے گا
اِک نئے دور کا ضابطہ آئے گا
کفر مٹ جائے گا!
حق ٹھہر جائے گا!

https://emad-ahmad.com/